International Research Jounral of Islamic Culture & Communication

IRJICC

ISSN:3007-4630 (P),3006-8304(E)

ملفوظات حضرت میاں شیر محمد شرق پوری میں مباحث سیرت
(جہات واثرات کے تناظر میں خصوصی مطالعہ)

DISCUSSIONS ON SEERAH IN THE (MALFOZAT) OF HAZRAT MIAN SHER MUHAMMAD SHARQ PURI (SPECIAL STUDY IN THE CONTEXT OF ASPECTS AND EFFECTS)

1. ***Dr. Aqeel Ahmed***
aqeel.ahmed1@ais.uol.edu.pk

Associate Professor, Department of Islamic Studies, The University of Lahore.

2. ***Dr. Muhammad Wajeeh ud din Nouman***
mwnouman@gu.edu.pk

Assistant professor, Head of Department of Islamic Studies & Arabic, Gomal University D.I khan.

Vol. 03, Issue, 03, July-Sep 2025, PP:20-28

OPEN ACCES at: www.irjicc.com

Article History	Received	Accepted	Published
	15-07-25	03-08-25	30-09-25

Abstract

After the War of Independence in 1857 and until the creation of Pakistan in 1947, Muslims of the subcontinent faced deep political, economic, and intellectual decline, accompanied by government-led efforts to weaken them academically and culturally, and to diminish the sanctity of Islamic civilization and its symbols. In this challenging environment, several scholars worked to revive Islamic values, and among these influential figures was Hazrat Mian Sher Muhammad Sharqpuri (Sher Rabbani). Rather than engaging in debates and controversies, he dedicated himself to nurturing sincere love, reverence, and understanding of the Prophet (peace be upon him) in the hearts and minds of the people. Following the tradition of

CC BY

earlier scholars, he delivered insightful sermons on various aspects of the Seerah, which were later compiled into books so that wider audiences could benefit from his teachings. Through his thoughtful guidance and unwavering devotion, he fulfilled an important role in reforming thought and conduct during a declining era and contributed significantly to the revival and promotion of the Sunnah and Seerah.

KeyWords: *Sunnah Preservation,Spiritual Leadership, IslamicCivilization,ColonialPolicies,Religious Identity,Intellectual Decline.*

موضوع کا تعارف:

رب کریم نے ہر قوم کی رہنمائی کے لیے ہادی و مرسل مبعوث کیے ہر داعی حق نے بڑے اعلیٰ اور احسن طریقے سے اظہار حق کا ابلاغ کیا۔ اور اپنی ذمہ داریوں کا حق ادا کر گیا۔ دینی ادب یہ بتاتا ہے کہ اللہ کی زمین کبھی بھی ''اللہ اللہ'' کرنے والوں سے خالی نہ رہی ہر عہد اور ہر خطہ میں چند ایک ایسے پیکران صدق و صفا اور مردان حق آشنا ضرور رہے ہیں جو خالق کائنات کی توحید وعظمت کی گواہی دیتے ہے۔

۱۸۵۷ کی جنگ آزادی کے بعد ۱۹۴۷ قیام پاکستان تک، جہاں مسلمانان برصغیر نے سیاسی و معاشی زوال کا سامنا کیا وہاں ان کو فکری اور علمی طور پر بھی کمزور کرنے، اسلامی تہذیب و ثقافت اور شعار کی عظمت و حرمت کو مٹانے اور کم کرنے کی حکومتی سطح پر کوشش کی گئی۔ ایسے عالم میں جن سعید ارواح نے احیائے سنت و سیرت کے احیا و فروغ میں کردار ادا کیا۔

ان میں ایک نمایاں نام حضرت میاں شیر محمد شرق پوری المعروف شیر ربانی کا ہے۔ جنہوں مناظروں، مجادلوں اور مناقشوں کی بجائے ناصحانہ اور عوامی شعور کے مطابق قلب و فکر کو نسبت رسول ﷺ سے توانا کرنے کی بھرپور مساعی کیں۔ آپ نے محبت رسول ﷺ، اتباع رسول ﷺ، احترام رسول ﷺ، ختم نبوت، ذات رسالت کی نسبتوں اور دیگر جہات کے حوالے سے اس عہد زوال میں اپنے خلفا و مریدین اور جمیع اہل ایمان کو اپنے محاضرات و ملفوظات کے ذریعے فکری و عملی رسوخ عطا کیا، زیرِ نظر مقالہ میں آپ کے محاضرات و ملفوظات میں سیرت کی جہات اور اثرات کے حوالے سے بات کی جائے گی۔

حضرت میاں شیر محمد شرقپوری کے ابتدائی احوال:

حضرت میاں شیر محمد شرقپوری لاہور سے بیس میل دور ایک علاقہ شرقپور ضلع شیخوپورہ میں 1865ء میں پیدا ہوئے آپ ''حضرت شیر ربانی'' اور ''حضرت میاں صاحب'' کے نام سے پہچانے جاتے ہیں آپ کی ولادت سے قبل ہی سلسلہ نقشبندیہ کے معروف بزرگ حضرت بابا امیر الدین آف کوٹلہ (م:1913ء) شرقپور چند بار تشریف لائے اور آپ کی ولادت اور علو مرتبت کی خوش خبری سنائی بعد میں حضرت میاں صاحب ان ہی کے ہاتھ پر سلسلہ نقشبندیہ میں بیعت ہوئے آپ کے والد نے پانچ برس کی عمر میں آپ کو سکول داخل کروایا اپنے بچپن ہی میں آپ نقش ''اللہ'' صفحات پر بڑی خوب صورتی سے تحریر کیا کرتے سکول میں ابتدائی تعلیم کے علاوہ آپ نے علوم دینیہ اپنے چچا میاں حمید الدین سے حاصل کیے۔ (1)

حضرت میاں صاحب نے اصلاح احوال کے لیے خانقاہی نظام کو استحکام دیا اور ایسے ایسے رجال تیار کئے کہ جنہوں نے خطہ پنجاب میں مزید خانقاہیں قائم کیں جیسے صوفی محمد ابراہیم قصوری قصور، پیر سید محمد اسماعیل شاہ بخاری نے کرمانوالہ ضلع اوکاڑہ، حضرت سید نور الحسن شاہ نے کیلیانوالہ ضلع گوجرانوالہ، حضرت شیخ رحمت علی کاہنہ لاہور حضرت صاحبزادہ محمد عمر بیر بلوی نے بیر بل ضلع سرگودھا میں اپنے مشائخ کی قائم کردہ خانقاہ کو حضرت میاں صاحب کے منہج تعلیم وتربیت کے مطابق مزید استحکام دیا حضرت میاں صاحب علم وادب کی نشوونما بھرپور طریقے سے کی ان میں اکابرین کی کتب کے تراجم کروائے مختلف الخیال واحوال اشخاص کو اُن کی دینی وعلمی استعداد کے مطابق مختلف کتب کا مطالعہ کی طرف رہنمائی کرنا۔

حضرت میاں صاحب کا کتب کا مطالعہ کرنے کے حوالے سے کیا منہج رہا یہ بھی قابل غور ہے اس ضمن میں آپ کے خلیفہ صاحبزادہ محمد عمر بیر بلوی لکھتے ہیں:

''مخلصین راہ سلوک میں قدم استقامت دکھاتے اور اپنے حال کو درست کرتے اور پابند مشاغل ہو کر نکلتے تو حسب طبیعت اور حسب مذاق کتب تصوف کے مطالعہ کا ارشاد فرماتے مثلاً ایک صاحب ذوق وشوق کے لیے مثنوی مولانا روم وغیرہ انتخاب فرماتے اور صاحب سلوک اور استدلالی طبیعت کے لیے کشف المحجوب، مکتوبات حضرات نقشبندیہ یا حالات وغیرہ کی کوئی ایک کتاب تجویز فرماتے جس سے طالب کی طبیعت دن بدن زیادہ موزوں اور صاحب حال وقال ہوتی جاتی کبھی کبھی ترتیب الٹ بھی دیتے تھے مثلاً جب دیکھتے کہ آتش جذبہ زیادہ ہو گئی ہے تو اُسے سرد کرنے کے لیے استدلالی اور تحقیقی کتب تجویز فرماتے اور محقق اور صاحب تحقیق وفلسفہ کے لیے عاشقانہ کتب انتخاب فرماتے کہ مطالعہ سے جذبہ کی آگ بھڑک کر فلسفہ (الحادی) کی دھجیاں اڑادے اور تن من میں عشق سما جائے سبحان اللہ! کتنے صاحب بلند نظر تھے آج کوئی پروفیسر بھی نفسیات کے اس نظریہ پر عمل آرا نظر نہیں آتا۔''(2)

حضرت میاں صاحب اور تعلیمات سیرت:

حضرت میاں صاحب نے حسب ذیل جہات میں تعلیمات سیرت کو فروغ دیا:

۱۔ معتقدین کی استعداد اور مزاج کے مطابق کتب سیرت کے مطالعہ کی رہنمائی کرنا۔

۲۔ مختلف مجالس میں سیرت پر مبنی اشعار پڑھ کر اس کی معنویت واضح کرنا۔

۳۔ وظائف میں درود پاک کو بنیادی وظیفہ کے طور پر تجویز کرنا۔

۴۔ سیرت کے حوالے سے آیات اور سورتوں کی تفسیر کی طرف راغب کرنا اور ان کو وظائف کے طور پر بھی بتانا۔

۵۔ مجالس میں اکثر واقعات سیرت سے استشہاد کرنا اور خلاف سیرت واقعات ومعاملات کا رد بلیغ کرنا۔

۶۔ عوامی شعور کے مطابق سیرت پر مبنی واقعات پر کتب شائع کروانا۔

حضرت میاں صاحب کی سنت رسول ﷺ سے محبت اور فروغ سیرت کے حوالے سے صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری لکھتے ہیں:

''آپ اپنے ملنے والوں کو سنت رسول ﷺ کی پیروی کی بہت تلقین فرماتے۔آپ کے متبعین سنت رسول اللہ ﷺ کو

اپنا اوڑھنا بچھونا بنائے رکھتے اور دوسروں کو بھی سنت رسول ﷺ کی تلقین کرتے ۔ حضرت میاں صاحب اپنی محافل میں سنت رسول ﷺ کا خاص خیال رکھتے اگر کوئی خلاف سنت فعل دیکھتے تو سخت ناراض ہوتے اور طبیعت میں جلال آجاتا۔ اپنے ہر مکتوب میں لکھتے کہ دین کے لیے سعی کرو اور اتباع سنت کو اپنا طرز حیات بناو۔[3]

آپ کی مجالس میں علمی اور سماجی اعتبار سے بڑے متنوع لوگ آتے مجلس میں ہر ایک کہ چہرہ، لباس، بیٹھنے، کھانے، اور گفتگو کے آداب یہاں تک کہ مزاج تک کو ملاحظہ کرتے ہر عمل اور انداز کو سیرت کے آئینہ میں دیکھتے۔ آپ کے ملفوظات، تحسین، تربیت، تنقید، ترغیب، ترہیب، واقعات، امثال اور جلال و جمال کا مرقع ہوتے۔ بالخصوص تربیتی حوالے سے بلا خوف تردید و ملامت جرات درویش آپ کا شعار رہا۔

ایک بار ایک بڑے زمیندار صاحب آپ کے پاس آئے کھانے کا وقت آیا تو آپ نے فرمایا:

"سب کو بلالو جس کے ساتھ جو بھی ہے کوئی پیچھے نہ رہے جب دستر خوان لگا تو آپ نے زمیندار صاحب سے پوچھا کہ آپ کے ساتھ کوئی ہئ تو اس کو بھی بلالیں وہ موصوف بولے کوئی نہیں ہے اور رعونت سے کہا کہ بس میرا ایک کمی (نوکر) ساتھ ہے وہ باہر ہی کھالے گا یہ سن کر آپ نے فرمایا: جناب وہ آپ کا کمی ہے میں محمد مصطفیٰ ﷺ کا کمی (خادم و نوکر) ہوں آج ہم دونوں کمی مل کر کھانا کھائیں گے مجلس پر ایک سکوت طاری ہو گیا اور زمیندار صاحب کو اپنے جملوں پر سخت ندامت ہوئی اور معذرت خواہ ہوئے۔[4]

وعظ وخطاب اور تحریر تحقیق کی اپنی اہمیت وافادیت اپنی جگہ ہے لیکن تاریخ شاہد ہے کہ سیرت کے فروغ کا ایک موثر ذریعہ سیرت پر مبنی کردار رہا ہے

مساوات محمدی ﷺ کے مطابق طبقاتی نظام، شاہ و گدا کے امتیازات کا خاتمہ ان خانقاہوں کے نمایاں خدوخال ہیں۔

کتب سیرت کے مطالعہ کے لیے آپ اکثر معارج النبوت اور مدارج النبوت کے مطالعہ کی تلقین کرتے۔[5]

اس کی بنیادی وجہ یہ تھی کہ آپ کے عہد میں فارسی عام طور پر سمجھی جانے وال زبان تھی اور پھر دونوں ہی سیرت کے حوالے سے جامع کتب ہیں اس کے علاوہ معارج النبوہ کے مصنف حضرت ملا معین واعظ کاشفی جو حضرت مولانا عبدالرحمٰن جامی کے بڑے قریبی تھے اور سلسلہ نقشبندیہ سے مناسبت رکھتے تھے اور مدارج النبوت کے مصنف حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی جو قادری سلسلہ سے تعلق رکھنے کے ساتھ حضرت خواجہ باقی باللہ دہلوی اور حضرت مجدد الف ثانی کے ساتھ بھی خصوصی الفت رکھتے تھے اس طرح حضرت میاں صاحب ان صاحبان معرفت کی کتب سیرت کے مطالعہ کی تلقین کر کے احباب کے طریقت کے ذوق کی بھی تسکین کرتے تھے بلکہ یہ کہنا بھی مبالغہ نہ ہو گا کہ حضرت میاں صاحب کی طریقت بھی سیرت ہی تھی۔

سیرت کی بابت حضرت میاں صاحب کا یہ جملہ بھی اس عہد میں اس کی حجیت کو قلوب میں راسخ کر گیا فرماتے تھے:

"ہم نے تو قرآن مجید بھی آپ ﷺ کی زبان اقدس سے سنا اور حدیث شریف بھی آپ ﷺ کی زبان اقدس سے سنی۔"[6]

حضرت میاں صاحب کا اس جملہ کی دو وجہات ہیں ایک تو اس سے حجیت حدیث کے منکرین کا ابطال مقصود تھا اور دوسرا

اس حقیقت کو اذہان میں مستحکم کرنا تھا کہ دین کے دو بنیادی ماخذ ہیں قرآن اور حدیث اور یہ دونوں ہی ہیں ذات مصطفٰے ﷺ سے حاصل ہوئے ہیں اب ایک ماخذ کو تو حجت ماننا اور دوسرے ماخذ کے بارے میں تشکیک کا شکار ہونا اہل ایمان کا شیوہ نہیں۔

حدیث کی حجیت باور کروانے کا مقصد ذات رسالت سے نسبت کو توانا کرنے ہی کا ایک طرق ہے۔

حضرت میاں صاحب کے پاس ہر طرح کی ذہنی استعداد کے لوگ آتے عموماً عوام الناس کی ایک کثرت حاضر خدمت ہو تی رہتی اس لیے اتباع سنت اور سیرت طیبہ سے ہمہ جہت اکتساب کرنے کو حوالے سے آپ عوامی شعور کے مطابق ہی بات کرتے۔

درود پاک جو ہمیشہ سے اہل ایمان کا مرغوب وظیفہ رہا اس کی برکات بیان کرتے ہوئے حسب ذیل ارشاد فرماتے:

"احباب اور مریدین کو جو بھی وظیفہ تلقین کرتے اس میں سر فہرست درود پاک ہوتا حضرت میاں صاحب درود خضری" صلی اللہ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ واصحابہ وسلم" پانچ سو سے تین ہزار بار ایک دن میں پڑھنے کی تاکید کرتے۔ فرمات کہ آیت: ان اللہ وملیکتہ یصلون علی النبی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ کے بعد آیت ان الذین یوذون اللہ ورسولہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ درود پاک کے مانعین کے حق میں ہے۔"[7] (۷)

ایک بار کسی نے مجلس میں فقر کے بارے میں پوچھا تو فرمایا:

"ہم فقیری فقوری کو نہیں جانتے ہم تو صرف سنت نبی کریم ﷺ کو ہی جانتے ہیں۔"[8] (۸)

یہ بات اس اس سوچ کی نفی کرتی ہے جو جو تصوف کو عجمی آمیزش یا دین کے متوازی کوئی اور نظام کے طور پر پیش کرتی ہے۔ اپنے عہد کا ایک عارف کامل یہ بات کر کے واضح کر رہا ہے کہ اصل منبع خیر اتباع سنت ﷺ ہے باقی انداز، مزاج اور ذوقی باتیں اس منبع خیر تک پہنچنے کے رنگ اور راستے ہیں۔

اصلاح احوال کے لیے مریدین کو تلقین کرتے کہ:

"قل ان کنتم تحبون فاتبعونی کی تفسیر پڑھا کریں۔"[9]

مسلم عہد زوال اور عہد تشکیک میں "فاتبعونی" کا درس دینا اور دنیا و عقبٰی میں اس کے ثمرات سے اہل ایمان کو آگاہ کرنا یہ واضح کرتا ہے کہ اس عہد میں حقیقی اہل اللہ ہی بھٹکے ہوؤں کو پھر سوئے حرم لے جانے کی سعی کر رہے تھے۔

ایک بار خطبہ میں "صبغۃ اللہ" کی تفسیر فرما رہے تھے اور حاضرین جن میں سب، خشوع و خضوع کے ساتھ سنت رسول ﷺ کے مطابق دوزانو بیٹھے ہوئے تھے سوروں پر عمامے بندھے ہوئے، چہروں پر ڈاڑھیاں سجی ہوئیں ان کی طرف دیکھ کر فرمایا یہی "صبغۃ اللہ" ہے۔[10]

سیرت کے رنگ بندہ کی ذات سے نظر آئیں یہ صبغۃ اللہ ہے کتنے سادہ اور خوبصورت انداز سے قرآنی اور سیرت کے مفاہیم کو قلوب میں راسخ کرتے تھے۔ دقیق و ثقیل علمی ابحاث کی بجائے لوگوں کی ذہنی استعداد کے مطابق بات کرنا جو ان کو سمجھ بھی آئے اور پھر وہ با عمل بھی بن جائیں یہی حضرت میاں صاحب کے اسلوب کی خصوصیت تھی جس کے اثرات آج تک محسوس کیے جاتے ہیں۔

قرآن جو سیرت کا ماخذ اول ہے اس کی طرف راغب کرنے کے لیے وہ آیات اور سورتیں جو سیرت سے متعلق ہیں ان کو بطور خاص وظیفہ کے طور پر بتاتے جن میں سورہ الم نشرح، سورہ توبہ کی آخری دو آیات لقد جاکم رسول من انفسکم۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ کو مختلف لوگوں کے حسب حال مختلف اوقات میں پڑھنے کی تلقین کرتے۔(11)

ان آیات کی تلاوت اور وظیفہ بنانے کا مقصد تمسک بالقرآن کے ساتھ سیرت کے مطالعہ کی طرف راغب کرنا تھا۔

دوارن وعظ جب آپ پر ایک خاص کیفیت طاری ہوتی تو فارسی کا یہ شعر دعائیہ انداز میں پڑھتے:

حدیث مصطفیٰ ﷺ صوت دہانم

کلام اللہ باشد در برز بانم (12)

یااللہ! رسول اللہ ﷺ کی باتیں میرے منہ سے بیان ہوتی رہیں اور قرآن کریم میری زبان پر رہے۔

تعلیم وتربیت کے حوالے سے بنیادی طور پر دو جہات ہیں، (1) فکر صالح (2) عمل صالح۔

میاں صاحب اس حقیقت سے بخوبی آشنا تھے کہ فکر صالح کے بغیر عمل صالح کا ظہور ممکن نہیں کیونکہ انسان کا ہر عمل شعوری یا لاشعوری طور پر کسی نہ کسی فکر سے وابستہ ہوتا ہے۔

حضرت میاں صاحب کے پاس ہر ذات، قبیلہ اور مسلک کے لوگ آتے تھے آپ ہر ایک سے اس کی شعوری استعداد اور فکری میلان کے مطابق بات کرتے جس میں اس کے لیے ہمدردی اور خیر خواہی کا جذبہ ہوتا میاں صاحب کا یہ مثبت انداز آنے والے کے مزاج میں ہر طرح کی منفی سوچ کا خاتمہ کرتا۔

ایک دفعہ ایک عالم دین نے بدی کے پھیلنے کی آپ سے شکایت کی تو آپ نے فرمایا علامہ صاحب! اگر کوئی آدمی کدال لے کر بہتی ندی کی طرف سے کھودنا شروع کر دے تو کیا کرنا چاہیے؟ وہ بولے کہ اس کو روکنا چاہیے اور سوراخ کو بند کرنا چاہیے تو میاں صاحب نے فرمایا محترم علامہ صاحب علمائے کرام کی تو یہ ذمہ داری ہے کہ وہ سنت رسول ﷺ کی حفاظت کریں اور اس سلسلے کو دراز کریں۔(13)

کیونکہ سنت جب جاری رہے گی تو سیرابی ہی ہوگی اور فکری و عملی خشک سالی دور ہوگی۔ حضرت میاں صاحب کے پاس آنے والے زائرین آپ کے سنت رسول ﷺ سے معمور کردار، پرخلوص رویہ، اخلاص پر مبنی منہج دعوت و تبلیغ، سادگی اور انداز میزبانی سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہتے۔

حضرت میاں شیر محمد شرقپوری مدنی معاشرہ کا ماحول قائم کرنے کے لیے لوگوں کو باہمی معاملات کو درست رکھنے کے لیے اکثر و بیشتر فرماتے:

”خود غرضیاں چھوڑ دو، مقدمہ بازیاں چھوڑ دو، جھوٹ، دغا بازی، بے ایمانی، حرام کاری چھوڑ دو نیکی اور پرہیز گاری کرو آپس میں صلح صفائی اور رحم دلی سے رہو اور حقیقی معنوں میں نیک، پاک باز، صالح اور شریف انسان بن جاؤ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی پیروی کرو، نماز، روزہ اور زکوۃ کی پابندی کرو۔ گالم گلوچ، مار دھاڑ اور جھگڑا و فساد سے پرہیز کرو۔۔۔۔۔ اکثر لوگ آپ کے پاس اپنے نجی جھگڑے وغیرہ لے کر آتے تو آپ اس بخوبی کے ساتھ ان کے مابین صلح صفائی کروا دیتے ہر شخص راضی ہو

جاتا۔"[14]

تحمل و برداشت کا ثمر جھگڑوں کے خاتمے، صلح و صفائی کی فضا کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے اور اخوت و مساوات کو مستحکم کرنے کی اساس بھی یہی ہے۔ مشائخ نقش بند کا فکر و عمل سے شدتوں کو ختم کر کے "رحما بینھم" کا سبق یاد کروانا بنیادی درس رہا ہے۔

عبادات اسلامیہ کے جو فکر و عمل پر اثرات ہوتے ہیں اس سے اس کی فرضیت کی کچھ حکمتیں واضح ہوتی ہیں نماز کے تلقین کے ساتھ فرمایا کرتے تھے کہ التحیات پر غور کیا کرو کہ :

اس میں کس طرح حضور اکرم ﷺ اللہ تعالیٰ کی تعریف کر رہے ہیں کہ سب عبادات بدنی، مالی اللہ تعالیٰ ہی کے واسطے ہیں حضرت صمدیت نے فرمایا : السلام علیک ایھا النبی، آپ ﷺ نے اس کے جواب میں عرض کیا : السلام علینا و علی عباد اللہ الصالحین اس وقت ملائکہ نے اشھد ان لاالہ ---------------------------------------پڑھا جب اسی (التحیات) کو غور سے پڑھو گے تو دل میں ایک خاص نور پیدا ہو گا اور الصلوۃ معراج المومنین کی حقیقت کھلے گی۔ اور درود شریف پڑھتے وقت یہ خیال رکھو کہ اللہ کریم کہ حضور میں رسول پاک ﷺ ہیں اور ان پر درود شریف پڑھ رہا ہوں۔[15]

صوفیہ کرام جس اخلاص اور خشیت کے ساتھ عبادات میں منہمک ہوتے ہیں اور پھر جو ان کو برکات و مشاہدات حاصل ہوتے ہیں اس کی روشنی میں وہ اپنے مریدین کو آگاہ کرتے ہیں کہ کس عبادت سے کیا حاصل ہو گا۔ نماز جو اہل ایمان کی معراج ہے عروج و برکات کے حصول کے لیے حضرت میاں صاحب اس میں تدبر کرنے پر توجہ کروا رہے ہیں اس کے دو فائدے ہوں گے ایک خیالات و تصورات ادھر ادھر نہیں ہوں گے اور دوسرا قلب میں نزول تجلیات ہو گا۔

حضرت میاں صاحب اپنی مجالس میں اکابرین کی کتب کے دروس کا بھی اہتمام کرتے اور پھر اکثر ان کی توضیح و تشریح بھی فرماتے اسی طرح درس حدیث و سیرت کا بھی خصوصی اہتما کیا جاتا۔

صوفی ابراہیم قصوری صاحب لکھتے ہیں :

"مختلف کتب کے آپ کی مجلس میں درس ہوتے لیکن جب درس بخاری ہوتا تو ایک خاص قسم کا کیف آپ کی طبیعت مبارکہ پر طاری ہو جاتا جس کو محفل کے تمام احباب محسوس کرتے۔"[16]

یہ اسی کیف اور نسبت کا فیض تھا کہ آپ اتباع سنت اور فروغ سیرت میں بڑے حساس اور فعال تھے اور اس معاملہ میں ذرہ برابر بھی سستی یا کوتاہی برداشت نہ کرتے۔ حضرت میاں صاحب عموماً ذکر الٰہی سے ذکر رسول ﷺ کی طرف اور ذکر رسول ﷺ سے یاد الٰہی ک ی طرف راغب کرتے تاکہ تمسک بالقرآن اور تمسک بالسنہ مستحکم رہے۔ درود پاک کی تلقین کرتے ہوئے فرماتے :

"صلی اللہ میں اللہ کی ضرب دل پر لگے۔"[17]

اس جملہ سے واضح ہو رہا ہے کہ اللہ کو دل میں بسانے اور اور اس سے لو لگانے کی بنیاد ذات رسالت ہے جس دل میں اللہ ہو گا وہ کبھی بھی تعلیمات نبوی سے انحراف نہیں کرے گا۔

خلاصہ

جنوبی ایشیا کی تاریخ میں ادبیات تصوف کا ایک خاص علمی مقام ہے جس میں صوفیہ کے مخطوطات، ملفوظات، مکتوبات اور تصنیفات اور اسی نوع کے دیگر رشحات بھی شامل ہیں۔ تربیت احوال و مزاج کے حوالے سے صوفیانہ ملفوظات کی بھی ایک مستحکم روایت اس خطہ میں نظر آتی ہے مختلف سلاسل کی صوفیہ نے سالکین کی تربیت کے حوالے سے جو نصائح وارشادات فرمائے بعد میں ان سے وابستگان ان کو کتابی صورت دے کے ان کے ملفوظات کے نام سے ان کو شائع کیا۔ مسلم حکومت کے زوال کے بعد پنجاب کے معروف نقشبندی بزرگ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری نے روایات اسلاف کے مطابق مختلف مجالس میں جو تربیتی مواعظ فرمائے بالخصوص سیرت اور جہات سیرت کے حوالے سے آپ کے بعد ان کو مختلف کتب میں شامل کیا گیا تاکہ زیادہ سے زیادہ احباب اس سے مستفید ہو سکیں۔آپ نے سیرت کی متنوع جہات پر مسلم عہد زوال میں فکر و عمل کی اصلاح کا کما حقہ فریضہ ادا کیا۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

حوالہ جات (References)

---

(1) قصوری، محمد ابراہیم، خزینۂ معرفت، پروگریسو بکس لاہور، 1982ء، ص: 129-130

(صوفی ابراہیم قصوری کو اک زمانہ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری کی صحبت حاصل رہی میاں صاحب جب بھی قصور تشریف لاتے توصوفی صاحب مسلسل حضرت کے ساتھ ہی رہتے اور اکثر جب شرقپور جاتے اور اسکے علاوہ بھی ان کو میاں صاحب کی رفاقتوں کی سعادتیں حاصل رہیں میاں صاحب نے آپ کو خلافت بھی عطا کی تھی۔ حضرت میاں صاحب کے سنگت میں گزرے وقت، آپ کی شخصیت اور کردار و مقام کے جو مشاہدات صوفی صاحب نے ملاحظہ کیے ان کو کتابی صورت بنام "خزینہ معرفت" شائع کیا اس طرح حضرت میاں شیر محمد شرقپوری کی شخصیت وخدمات کی حوالے سے یہ کتاب اولین ماخذ میں سے ہے۔

(2) پیر بلوی، محمد عمر صاحبزادہ، انقلاب الحقیقت، ادارہ تصوف پیر بل شریف ضلع سرگودھا 2006، ص 89،

(صاحبزادہ محمد عمر پیر بلوی صاحب کو چند برس حضرت میاں شیر محمد شرقپوری صاحب کی صحبت اور خاص عنایتیں حاصل رہیں حضرت میاں صاحب کے حالات، واقعات، ملفوظات، طریقہ دعوت و تبلیغ اور اتباع شریعت کے حوالے سے انہوں نے یہ کتاب انقلاب الحقیقت تصنیف کی جو پہلی بار 1938 میں شائع ہوئی تھی۔)

(3) نور اسلام شیر ربانی نمبر، مکتبہ نور اسلام شرقپور ۱۹۶۹، ص ۱۱۵

(رسالہ نور اسلام جو ۱۹۵۵ میں حضرت میاں صاحب کے بھتیجے حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نے ماہانہ بنیادوں پر شروع کیا اس رسالہ کے کئی خصوصی نمبرز بھی شائع کیے گئے جن میں "شیر ربانی نمبر" خاص اہمیت کا حامل ہے۔اس خاص نمبر میں اس کے عہد کے اہل علم کے علاوہ ان بزرگوں کے مشاہدات کو بھی شامل کیا گیا ہے جن کو حضرت میاں صاحب کی صحبتیں حاصل رہیں۔)

(4) مونگا، فضل احمد، حدیث دلبراں، شرقپور شریف ۱۹۹۳ص ۱۱۳

(یہ بھی حضرت میاں صاحب کے مرید و رفیق خاص تھے جو اکثر سفر و حضر میں میاں صاحب کے ساتھ ہوتے تھے اپنی اس کتاب میں انھوں نے میاں صاحب کے ملفوظات، کرامات، اسفار، تعلیمات اور دیگر معاملات پر قدرے تفصیل سے تحریر کیا ہے۔)

(5)*Adil, Muhammad, and Dr Sardar Muhammad Saad Jaffar. "Role Of Religious Parties In Legislation In Parliament Of Pakistan (2013-18): A Critical Analysis." Webology 18, no. 5 (2021): 1890-1900.*

(6) انقلاب الحقیقت، ص ۴۸-۴۹

(7) انقلاب الحقیقت، ص ۸۷

(8) نور اسلام، شیر ربانی نمبر، ص ۱۴۲

(9)*Abbasi, Abid Hussain, and Saad Jaffar. "Islamization of Zia Regime: an appraisal from gender perspective." Al-Duhaa 2, no. 02 (2021): 17-28.*

(10) ایضا، ص ۸۰

(11)*Saad Jaffar, Dr Asiya Bibi, Hajra Arzoo Siddiqui, Muhammad Waseem Mukhtar, Waqar Ahmad, Zeenat Haroon, and Badshah Khan. "Transgender Act 2018: Islamic Perspective to Interpret Statute for the Protection of Rights and Socio-Psychological Impacts on Pakistani Society." (2020).*

(12) ایضاً، ص ۵۶

(13) نور اسلام، شیر ربانی نمبر، ص ۶۱

(14) احمد، سید امین الدین، صوفیہ نقش بند، مقبول اکیڈمی لاہور، 1973، ص: 323

(15) خزینہ معرفت، ص ۲۵۷

(16) ایضاً، ص ۲۲۰

(17) شیر ربانی نمبر، ص ۹۴